مہر کے متعلق ایک سوال کا جواب

(فرمودہ ۲۸- دسمبر ۱۹۱۷ء)

۲۸- دسمبر ۱۹۱۷ء بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے (۱) مسماۃ حرمت بی بی کا نکاح فیروز دین سے دو سو روپیہ حق مہر پر۔ (۲) مسماۃ خاور رشید کا نکاح معراج الدین سے ایک ہزار مہر پر۔ (۳) مسماۃ فضل بی بی کا نکاح عبدالقدوس صاحب نو مسلم سے تین سو روپیہ مہر پر۔ (۴) مسماۃ صغریٰ بیگم کا نکاح محمد اسماعیل صاحب سے آٹھ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اس وقت میں کوئی خطبہ نہ پڑھ سکوں گا۔ البتہ کسی صاحب نے ایک سوال پوچھا ہے۔ اس کا مختصر جواب دیتا ہوں وہ پوچھتے ہیں کہ عورتوں کا مہر جو باندھا جاتا ہے وہ صرف دکھانے کے لئے ہی ہوتا ہے یا اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ مہر دینے کے لئے ہوتا ہے اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دھوکا کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گناہ گار ہیں۔ صحابہؓ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے پس ایسا ہی کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کر دے لیکن ادا ضرور کرے۔

معجل اور غیر معجل کے الفاظ بعد کی ایجاد ہیں۔ شریعت اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ پس

جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کرنا چاہئے ورنہ آہستہ آہستہ۔ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔ اس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ (الفضل ۱۵۔ جنوری ۱۹۱۸ء صفحہ ۴)